رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۴۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸	۱۰ ماہ فتح ۱۹ ۱۳ ہش	۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۹ ھ	۱۰ دسمبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۸۰

رسید مژدہ کہ ایّامِ نو بہار آمد

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے وُہ مُبارک ایام قریب آ رہے ہیں۔ جن میں شمع محمدی کے پروانے دیارِ احمدؑ میں جمع ہو کر حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھیں گے۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے زمانہ میں قادیان کی ترقی اور اس میں آپ کے فداکاروں کی بکثرت آمد کی خبر دی گئی تھی۔ جبکہ آپ ابھی گوشۂ تنہائی میں تھے۔ اور لوگ آپ سے چنداں روشناس نہ تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ۱۸۸۶ء میں آپ کو الہاماً فرمایا:۔

۱۔ "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دُنیا منقطع ہو جائے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا"۔

۲۔ "وُہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہُوئے ہیں۔ اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وُہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں رہیں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا"۔

۳۔ "میں تیرے خالص اور دلی محبوّں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا" (تذکرہ صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴)

۴۔ نیز فرمایا "یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچیگی دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے ایسے لوگ تیری مدد کریں گے۔ جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کرینگے" (تذکرہ صفحہ ۴۹، ۵۰)

۵۔ پھر فرمایا "وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ یعنی اپنے مکان کو وسیع کرلے" (تذکرہ صفحہ ۵۲)

ایک اور الہام میں فرمایا۔ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ کہ جب یہ پیشگوئیاں پوری ہوں گی۔ اور ایسا وقت آئے گا۔ تو اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا۔ اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۲)

غرض اس رنگ کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخلصین کی جماعت کے دیئے جانے۔ آپ کے نام کے اکناف عالم میں پھیلنے۔ مخالفین کے ناکام و نامراد رہنے قادیان کو "مرجع خواص" بنانے کی بشارات دی گئی ہیں۔ سو الحمدللہ۔ کہ اب کوئی ایسا ملک نہیں۔ جہاں آپکا اسم مبارک نہ پہنچا ہو۔ اور جہاں آپ پر درود بھیجنے والے موجود نہ ہوں پھر ان پیشگوئیوں میں یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کی خاطر کثرت سے لوگ قادیان آیا کریں گے۔ چنانچہ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہ پیشگوئیاں نہایت آب و تاب کے ساتھ پوری ہوتی ہیں جبکہ مرکز سلسلۂ احمدیہ میں شعائر اللہ کی زیارت سے اپنے ایمان تازہ کرنے کے لئے ہزاروں مرد اور عورتیں جمع ہوتی ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حقائق و معارف سے پُر مواعظ حسنہ سے اپنے ایمانوں کو صیقل کیا جاتا اور دیگر علماء کی تقاریر سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اب کے یہ نہایت ہی مبارک تقریب جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں رکھی تھی۔ حسب دستور ۲۶۔۲۷ اور ۲۸۔ فتح (دسمبر ۱۹۴۰ء) بروز جمعرات۔ جمعہ اور ہفتہ منعقد ہوگی۔ ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وُہ حتی الامکان اس کے برکات و انوار سے متمتع ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔ خود حاضر ہو۔ اور اپنے اعزہ و اقارب کو ہمراہ لانے کا انتظام کرے۔ اور پھر یہاں پہونچ کر جہاں اپنے اوقات کو دعا۔ استغفار درود شریف۔ نوافل اور ذکر الٰہی میں صرف کرے۔ وہاں شعائر اللہ کی زیارت کے علاوہ پوری باقاعدگی کے ساتھ تقریریں سُنے۔ ان بزرگان سلسلہ احمدیہ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہو۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت و رفاقت سے مشرف ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اس تقریب میں شامل ہونا جس قدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سنہ ۱۹۰۰ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب لوگ کم آئے۔ تو حضور علیہ السلام نے اس پر اظہار افسوس کرتے ہُوئے فرمایا:۔

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں۔ کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ کہ وُہ کیا بن جائیں۔ وُہ غرض جو ہم چاہتے ہیں۔ اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالےٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وُہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں باربار نہ آئیں۔ اور آنے سے ذرا بھی نہ اُکتائیں"۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وُہ نہ صرف خود اپنے بال بچوں کو لے کر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آئے۔ اور اس کی برکات سے مستفید ہو۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ساتھ لائے ۔۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۸ ؍فتح ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل سے پاؤں کے انگوٹھے میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ نیز آج شام سے سینہ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار اور جسم میں درد کی شکایت ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

افسوس شیخ فضل کریم صاحب (حیدر آبادی) کی لڑکی امۃ اللطیف صاحبہ لاہور میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

آج بعد نماز مغرب شیخ اللہ بخش صاحب پنشنر نے اپنے لڑکے محمد رمضان خان صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ

قادیان ۸ ؍دسمبر۔ آج بعد نماز عصر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صاحبزادی سیدہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ چونکہ "الفضل" کے ذریعہ حضرت میر صاحب نے اس تقریب میں دُعا کرنے کے لئے شامل ہونے کی دعوت عام دی ہوئی تھی۔ اس لئے زنان خانہ میں مستورات کا اور کوٹھی کے وسیع صحن میں مردوں کا بہت بڑا اجتماع ہوا جہاں بیٹھنے کے لئے فرش اور سننے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی اور اردو اشعار مختلف اصحاب نے خوش الحانی سے پڑھے۔ نیز مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب نے اس موقعہ کے مناسب ایک مضمون پڑھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے پر تمام اصحاب کھڑے ہو کر تعظیم بجا لائے۔ پھر جب برات معہ دولہا پہونچی۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے معہ تمام مجمع کھڑے ہو کر استقبال کیا۔

پھر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے ایک مفصل مضمون پڑھا۔ جس میں ازدواجی تعلقات کے متعلق اسلام کی مکمل تعلیم پیش کی۔ میاں بیوی کے حقوق بیان کئے۔ اور آخر میں اس تقریب کے مبارک ہونے کے متعلق درخواست دعا کی۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں حضرت میر صاحب کی بیان کردہ ایک روایت کی تصحیح فرمائی۔ اور پھر تمام مجمع سمیت دعا کی۔ اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس تقریب کو بابرکت کرے۔

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء جلد ارسال کردیں

جلسہ سالانہ میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ جماعتوں اور افراد سے توقع کی گئی تھی۔ کہ وہ نومبر ۱۹۴۰ء کے آخر تک اپنا اپنا بجٹ چندہ جلسہ سالانہ پورا کر دینگے مگر افسوس ہے کہ ۵ ؍دسمبر تک ساڑھے پچیس ہزار میں سے صرف ۹۳۰۲ روپے کی رقم وصول ہوئی ہے۔ ابتدائی اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اپنا اپنا چندہ جلد تر ادا فرمادیں۔ تا اخراجات جلسہ کو پورا کیا جا سکے۔

ناظر بیت المال

تفسیر القرآن کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ تفسیر القرآن کا حجم بڑھ گیا ہے۔ اس لئے جن خریداروں کی قیمتیں ۱۲ ؍دسمبر ۱۹۴۰ء تک پہنچ جائینگی ان سے تو پانچ روپے ہی قیمت لی جائے گی۔ لیکن جو اس تاریخ کے بعد بھیجیں۔ وہ چھ روپے فی نسخہ کے حساب سے ارسال کریں۔

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفیکیٹ وغیرہ مصدقہ ۱۴ ؍ماہ فتح ۱۳۱۹ہش مطابق ۱۴ ؍دسمبر ۱۹۴۰ء تک پرسنل اسسٹنٹ ٹو ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھیجدیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔

خاکسار۔ غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱	نام وولدیت درخواست کنندہ	۵	امتحان جو پاس کئے ہیں معہ اسنادات
۲	تاریخ بیعت	۶	خلاصہ سندات وسفارشات
۳	تاریخ پیدائش	۷	صحت
۴	خاندانی خدمات سلسلہ	۸	کوئی اور قابلِ ذکر امر

شرائط:۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے اسکے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں بھی لگائی جاسکتی ہیں (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفیکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ (۷) شرط ۵ و ۶ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفیکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔

نوٹ۔ تمام وہ درخواستیں جو کبھی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

(۲) اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم ازکم پندرہ روپے فی الحال لیکن یکم مئی ۱۹۴۱ء سے امید ہے۔ کہ ۲۰۔۲۔۳۰ کے گریڈ کی ابتدائی تنخواہ دے دی جائے گی۔ اور آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جائے گی۔

(۴) کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کے لئے مضر ثابت ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

316

خدا تعالےٰ کو پانے کی راہ

(۳)

خدا تعالےٰ کو پانے کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کی مخلوق سے نیک سلوک کریں۔ اس کے بندوں سے محبت کریں۔ ہو نہیں سکتا۔ کہ آپ کو باپ سے حقیقی محبت ہو۔ اور اس کے معصوم بچوں سے بُغض۔ خدا کو پانے والا انسان یقیناً بنی نوع انسان کا بہترین خیر خواہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے اس سلسلہ میں بہت مفصّل تعلیم پیش فرمائی ہے۔ ایک جگہ فرمایا۔ انَّ اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ۔ کہ اے خدا کے طالب! سُن میرا حکم یہ ہے۔ کہ تو سب مخلوق سے عدل کر۔ کسی پر زیادتی نہ کر۔ جو انسان تجھ سے حسنِ سلوک کرے۔ اس کے سلوک سے بڑھ کر اس سے اچھا معاملہ کر۔ بلکہ تو اس سے بھی ترقی کر کے بنی نوع انسان سے ایسا اچھا برتاؤ کر جیسا کہ ایک ماں اپنے بچوں سے کرتی ہے۔ ماں اپنے بچوں سے کسی صلہ کی خاطر بھلائی نہیں کرتی۔ وہ دیارکاری کے لئے راتوں بیدار نہیں رہتی۔ اس کی مامتا اسے بچے کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اسی طرح خدا کو پانے کا خواہشمند دوسرے بھائیوں کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کرنے والا ہونا چاہیئے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے عمل میں نیت کا بڑا دخل ہے۔ اگر کوئی شخص اس لئے نمازیں پڑھتا ہے۔ کہ لوگ اسے نمازی کہیں۔ یا اس لئے صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ کہ لوگ اسے سخی کہیں تو اسلام کی رُو سے اس کی نماز اور خیرات اکارت جائے گی۔ اسی طرح جو شخص اس لئے کسی پر احسان کرتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ زیادہ احسان کرے۔ تو اسلام کہتا ہے کہ ایسا شخص بُرا کرتا ہے۔ فرمایا۔ ولا تمنن تستکثر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انما الاعمال بالنیات کہ اعمال کی بُنیاد نیتوں پر ہوتی ہے پس اسلام نیک اعمال کو نیک نیتی سے بجا لانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اور بد اعمال سے نفرت کے ساتھ اجتناب اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔

ایک اور بہت بڑا راستہ خدا تعالےٰ تک پہونچنے کا اسلام میں دُعا ہے۔ ساری تدبیریں اختیار کرنے اور سارے نیک اعمال بجا لانے کے باوجود خدا کی عالی بارگاہ میں دُعا ضروری ہے۔ اعمال تو ہمارے ہاتھوں۔ اور دیگر اعضاء کا نشان ہیں۔ مگر دُعا ہمارے دل کی سچی تڑپ کا نام ہے۔ جب بندہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو تصوّر میں لاتا ہے۔ تو اسے نظر آتا ہے۔ کہ میں ان کا پورا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ صحیح طور پر انعام کا طلبگار بن سکوں۔ وہ اپنے آپ کو پست اور خدا تعالےٰ کو بلند تر دیکھتا ہے۔ وہ اسے ملنا چاہتا ہے۔ مگر کیونکر ملے۔ اسے بلند پروازی کی طاقت نہیں۔ تب وہ وُہی کرتا ہے جو بچہ ماں کے دُور ہونے کی صُورت میں کرتا ہے۔ اس کے دل میں ہُوک اٹھتی ہے۔ درد پیدا ہوتا ہے۔ وہ بلبلاتا ہے چیختا ہے۔ اور بے چین ہو جاتا ہے۔ تب ماں اس کی آواز کو سُنکر دوڑی آتی ہے۔ اس کی چھاتیوں میں دُودھ اُتر آتا ہے۔ وہ اپنے ننھے کو اٹھاتی اور چھاتی سے لگا لیتی ہے۔ تب وُہی رونے والا بچہ ماں کی گود میں پہونچ کر ہنسنے لگ جاتا ہے۔

خدا مادی نہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے مگر اس کی محبت کو سمجھانے کے لئے مندرجہ بالا مثال بیان کی گئی ہے جب بندہ خدا کے ملنے کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے۔ اسے بلاتا ہے۔ اس کے لئے روتا اور چلاتا ہے۔ تب خدا تعالےٰ اسے کہتا ہے۔ کہ اے میرے بندے میں تیرے پاس ہوں۔

قرآن مجید میں آیا ہے۔ واذا سئلک عبادی عنی فانی قریب۔ کہ اے رسول! جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں۔ تو انہیں بتاؤ۔ کہ میں قریب ہوں۔

پس دُعا خدا کو پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ سچی دُعا انسان میں قوتِ پرواز پیدا کر دیتی ہے۔ اور اسے خدا کی گود میں۔ جہاں نہ غم ہے۔ نہ حزن۔ بٹھا دیتی ہے۔ اسلام نے اس ذریعہ پر بہت زور دیا ہے

خدا کو پانے والے ان پانچ طریقوں پر عمل کر کے اسے پاتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی پاتے رہیں گے۔ احمدیت دُنیا کے لئے ایک یقین کا پیغام اور امید کا سہارا ہے۔ لوگ مادہ پرستی میں منہمک ہیں۔ تھوڑے ہیں جنہیں خدا کی تلاش ہے۔ تھوڑے ہیں۔ جو کل کی فکر میں ہیں۔ تھوڑے ہیں۔ جو آنے والی زندگی کے لئے زادِ راہ تیار کر رہے ہیں۔ مگر یہی تھوڑے دُنیا کا نُور ہیں۔ اور ان تھوڑے مگر ان قیمتی انسانوں کے سامنے ہی ہماری درخواست ہے۔ کہ اسلام اور احمدیت نے خدا تعالےٰ کو پانے کے لئے جو راہ پیش کی ہے۔ اسے قبول کریں اور ہمیشہ کی زندگی پائیں۔

خاکسار

ابو العطاء۔ جالندھری

خدام الاحمدیہ کا قیام

رقم زدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت اولوالعزم امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو شاندار انتظامی اور اصلاحی کام ملت و قوم کے واسطے کئے ہیں۔ ان میں سے ایک خدام الاحمدیہ کا قیام ہے۔ جس کے ذریعہ احمدی بچوں اور نوجوانوں میں ایک ایسی رُوح پھونک دی گئی ہے۔ جو انہیں آئندہ نسلوں کے واسطے قابلِ فخر اور معتمد علیہ لیڈر بنا دے گی۔ مثل مشہور ہے۔ ع

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

گویا عادت و لیاقتِ خدمت کی سیڑھیوں سے قومی بچے اعلےٰ کارناموں کی بلندی پر پہونچیں گے۔ اور روشن ستاروں کی طرح چمک کر مخلوق کے واسطے راہ نمائی کا موجب ہوں گے۔ پس دور و نزدیک کی تمام جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ پوری مستعدی اور ہوشیاری کے ساتھ ہر جگہ مجالسِ خدام الاحمدیہ قائم کر کے مرکزی قواعد اور نمونے کے مطابق جوانوں اور بچوں کو عملی کام اور خدمت کی عادت ڈالیں۔ اور جس قدر ممکن ہو۔ ان مجالس کے زیادہ سے زیادہ ممبر بنا کر دفتر مرکز یہ مجلس کو اطلاع دیں۔ اور اپنے ہاں کے نوجوانوں کے کاموں کی ماہواری رپورٹ بھیجا کریں۔ تاکہ دوسری جماعتوں کے واسطے تحریک و تحریص کا موجب ہو۔ اور ان کے واسطے باعثِ ثواب ہو۔ اور اخبار پڑھنے والے اپنی دُعاؤں سے ان کی روحانی امداد کرتے رہیں۔ اگرچہ اخباروں اور سرکلر چٹھیوں کے ذریعہ اس قومی مقصد کی بخوبی اشاعت ہوتی رہتی ہے تاہم حصولِ ثواب کے واسطے میں نے بھی چند سطریں لکھ دیں۔

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ ہمارے مشاہدہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تھی۔ ہم دیکھتے تھے۔ کہ حضور کی عادت مبارک تھی۔ کہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھتے تھے۔ گھر کے بہت سے کام اپنے ہاتھ سے بلا تکلف کر لیتے تھے۔ ورزش جسمانی کے واسطے آپ نے موگریاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ اور چلنے کی ورزش بہت کرتے تھے۔ ہر ایک کام کمال مستقل مزاجی سے سرانجام دیتے تھے۔ پس غلام احمد کے جو مقاصد و اغراض مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عملی زندگی کا عکس اور نمونہ ہیں۔ اور در اصل ہر احمدی کے واسطے واجب العمل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مُبایعین کا خفیہ جوڑ توڑ اور احسان ناشناسی

میرا ایک مضمون الفضل ۱۸ نومبر میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب غیر مبایعین حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کے خلاف شور و شر مچا کر ان کا اثر مٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور متعدد سعید روحوں نے بیعت خلافت ان کے ذریعہ کر لی تو مولوی محمد علی صاحب نے خطبات میں اس بات کا پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ نوکریاں دلا کر بیعت کرائی جا رہی ہے۔ (دیکھو اخبار پیغام ۳ مئی ۱۹۴۰ء) (۲) ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب نے پشاور آ کر بعض مجالس میں (بمقام بازید خیل وغیرہ) ہمارے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا (۳) اور پھر ایک چٹھی خفیہ متعدد حکام کو بھجوائی گئی۔ جس میں انہی باتوں کا رونا رویا گیا۔ (۴) آخر میں ایک مضمون واقف حال کا برقعہ پہن کر اخبار "رہبر سرحد" پشاور ۱۶ نومبر میں شائع کرایا گیا۔ میں نے واقف حال اور اس کے حامیوں کو چیلنج کیا تھا۔ کہ وہ ایک فرد ایسا پیش کریں۔ جس کو جناب میاں حیات محمد صاحب اور کسی احمدی ہیڈ کلرک نے بیعت اور نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھنے کی ترغیب دے کر نوکری دلانے کا وعدہ کیا ہو۔

میرے اس مضمون کے جواب میں پیغام میں بعنوان "معاصر الفضل کی غلط بیانی" ایک نوٹ لکھا گیا ہے۔ میرے چار پیشکردہ امور میں سے تین کے متعلق تو خاموشی اختیار کر کے ان کی سچائی پر مہر تصدیق کر دی ہے۔ اور صرف چوتھے امر کو الفضل کا بہتان قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ غیر مبایعین میں سے کسی کا اس مضمون سے تعلق نہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ کیا پیغام صلح شیخ محمدی کے حسب ذیل غیر مبایعین سے حلف مؤکد بعذاب کے ذریعہ اس بات کی تردید کرا سکتا ہے۔ (۱) نوشاہ خانصاحب (۲) محمد فردوس خانصاحب (۳) محمد ہارون خانصاحب (۴) عطاء الرحمٰن خانصاحب۔ کہ نہ یہ مضمون ہم نے لکھا۔ اور نہ شائع کرایا۔ اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا تعلق اور دلچسپی ہے۔ اس کے مقابلہ میں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ مضمون غیر مبایعین کی پارٹی کے لوگوں کا ہے۔

پیغام صلح نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ "جماعت احمدیہ لاہور کے افراد میں خدا کے فضل و کرم سے اتنی اخلاقی جرأت موجود ہے کہ وہ کھلے بندوں اپنی رائے کا اظہار کریں۔ یہ خفیہ جوڑ توڑ خدا جماعت قادیان کے بعض افراد کو ہی مبارک کرے ہمیں اس سے کوئی علاقہ نہیں۔ اور نہ اس کو پسند کرتے ہیں"۔

مگر اس میں ایک ذرہ بھی صداقت نہیں حقیقت حال یہ ہے۔ کہ اہل پیغام کا خفیہ جوڑ توڑ دل پسند مشغلہ ہے۔ اور اکابرین پیغام حضرت خلیفہ اول کے زمانہ سے ہی انہی جوڑوں توڑوں میں آج تک مصروف چلے آتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں اظہار حق ۱ و ۲ کس نے خفیہ شائع کیا۔ پھر اخبار کشمیری میگزین لاہور میں "خادم قوم" کا برقعہ پہن کر کس نے ان ٹریکٹوں کی تائید کی تھی۔ جناب سید حبیب آف سیاست سے جب (جو عاجز کے خالہ زاد بھائی ہیں) میں نے انہی دنوں دریافت کیا۔ کہ یہ مضمون کشمیری میگزین میں کس نے دیا ہے۔ کیونکہ وہ ان دنوں اس اخبار کے نائب ایڈیٹر تھے تو انہوں نے کہا میں نام نہیں بتا سکتا۔ مگر تمہاری جماعت لاہور کے اکابرین نے یہ مضمون بھیجا ہے۔) اس بات پر گواہ ہیں۔ کہ وہ مضمون تمہاری ٹولی کا تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف آج تک اکابرین پیغام خفیہ ریشہ دوانیاں کرنے میں مصروف ہیں۔ پہلے تو سید محمد احسن صاحب امروہی کے لڑکے کو روپیہ دے کر ساتھ ملایا۔ اور بعض خفیہ آدمی قادیان میں تنخواہ دار مقرر کئے بعض کو تنخواہیں زیادہ دے کر اپنی انجمن میں نوکری دی۔ پھر مستریوں کے ساتھ سازباز کی۔ پھر احرار کی آڑ میں اپنے بغض و حسد کا اظہار کیا۔ اور احراری لیڈروں سے قادیان کے خلاف سازباز کرنے کی کوشش کی۔ اور آجکل شیخ مصری کے کاندھے پر بندوق رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر پر نشانہ بازی کی جا رہی ہے۔ اور رہی سہی کسر اب سکھوں کی حمایت کر کے پوری کر دی گئی ہے۔ پشاور میں مدت تک ہماری جماعت کے معزز رکن جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ سرحد کے خلاف غیر مبایعین کی پارٹی کا ایک انسپکٹر پولیس اور کچھ ساتھی خفیہ اخبارات میں مضمون لکھتے رہے۔ اور درعدان کا بہانہ بنا کر ان کے خلاف حکام کو خفیہ ڈائریاں بھیجی گئیں۔ اور پیغام میں مضمون لکھے۔ غرضکہ غیر مبایعین کی خفیہ سازباز ایک لمبی داستان ہے۔

پیغام نے اپنے مذکورہ بالا مضمون کے آخر میں لکھا ہے۔ "یہ امر واقعہ ہے کہ کم از کم جماعت لاہور کے لوگوں کی محکمہ مذکور میں کوئی شنوائی نہیں۔۔۔۔ اور ان کی حق تلفی کی جا رہی ہے"۔ اصل بات یہ ہے کہ حق یا تو قابلیت کی وجہ سے یا تناسب آبادی کے لحاظ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جو ملازمتیں قابلیت کی وجہ سے ملتی ہیں۔ ان میں نہ تو میاں حیات محمد صاحب کا دخل ہے۔ اور نہ ہی احمدی ہیڈ کلرک کا۔ باقی مزدوریاں کے کام ہیں۔ ان میں آپ کی پارٹی کے اکثر لوگوں کو جناب میاں حیات محمد صاحب پہلے بھی کام پر لگاتے رہے ہیں۔ اور اب بھی لگائے ہوئے ہیں۔ ہاں مزدوری سے اجرت ملتی ہے۔ محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی نے خیرات خانہ نہیں کھولا ہوا، کہ وہ غیر مبایع مبلغوں کے لڑکوں اور دامادوں کو بے کار بٹھا کر پیسے دیتے جائیں۔ اور اگر جناب میاں صاحب ایسا نہ کریں۔ تو پھر موجب عتاب ٹھہریں۔ غیر مبایعین کے ایک مبلغ کا رقعہ ہمارے پاس موجود ہے اگر انکار کیا گیا تو پھر اس کا عکس شائع کیا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب سے میاں حیات محمد صاحب یہاں تشریف لائے ہیں۔ جس قدر فائدہ ان کی ذات سے لاہوری پارٹی نے اٹھایا ہے کسی نے نہیں اٹھایا۔ مگر آج ان احسان فراموشوں نے اس احسان کا یہ بدلہ دیا ہے۔ کہ اس محسن کے خلاف طعن و تشنیع کا میدان گرم کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ناجائز طور پر ان کو فائدہ نہیں دیا گیا۔

خاکسار۔ عبد الکریم احمدی سیکرٹری اصلاح مابین غیر مبایعین جماعت پشاور

دو معزز احمدیوں سے غیر مُبایعین کا افسوسناک سلوک

مورخہ ۱۲ دسمبر کا واقعہ ہے۔ کہ چک ۵۶۵ ضلع لائل پور کے دو معزز احمدی چودھری محمد الدین صاحب و چودھری محمد اسمٰعیل صاحب ایک کام کے لئے لاہور گئے ان کو احمدیہ مسجد کا علم نہ تھا۔ تلاش کرتے کرتے کہیں احمدیہ بلڈنگس میں جا پہونچے ان کو ایک چھوٹے سے مہمان خانہ میں بٹھایا گیا۔ جہاں ایک مہمان پہلے موجود تھا۔ مہتمم صاحب مہمان خانہ نے پہلے تو بڑے تپاک سے کہا آئیے آئیے تشریف لائیے تشریف رکھیں۔ اور دونوں چودھری صاحبان کو کھانے کی میز پر بٹھا دیا۔ پھر پوچھا آپ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ قادیان والی جماعت سے۔ اس پر مہتمم صاحب نے آگ بگولا ہو کر کہا نکل جاؤ یہاں سے۔ پھر انہیں تب معلوم ہوا۔ کہ یہ تو غیر مبایعین کا اڈا ہے۔ تو وہ وہاں سے چلے آئے۔

غیر مبایعین نے تو وہی کیا جس کا تقاضا ان کے اخلاق و شرافت نے کیا۔ اس لئے انہیں کچھ کہنے کی بجائے میں احمدی اصحاب سے کہوں گا۔ کہ انہیں کبھی بھولے سے بھی غیر مبایعین کے اڈے کی طرف رخ نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہاں کسی شریف آدمی کی عزت محفوظ نہیں۔ جیسا کہ اس واقعہ نے ثابت کر دیا۔

گیانی واحد حسین چک ۵۶۵ مبلغ سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ جنگ سے قبل خدائی انذار

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جن کی عمر اس وقت ۱۶ سال کے قریب ہے۔ یہ ان کا پہلا مضمون ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف سیدہ امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہیں۔ اور ان کی ولادت کے وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ان کے متعلق خدا تعالےٰ نے خاص بشارت دی تھی جس کا ذکر حضور نے اسی زمانہ میں فرمایا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ "شاہکار" لاہور ماہ نومبر نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے۔ کہ دنیا سے جنگ و جدل اور کشت و خون کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں بعض فلاسفروں کے اقوال پیش کئے گئے ہیں۔ کسی کی رائے ہے کہ ایک عالمگیر حکومت ہونی چاہیئے۔ اس کے سوا کسی حکومت کو جدید اسلحہ رکھنے کی اجازت نہ ہونی چاہیئے۔ بعض نے اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا ہے۔ کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ صحیح طبیعت پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر ماں باپ اس کو ضدی سرکش اور جنگجو بنا دیتے ہیں۔ اس لئے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے۔

قطع نظر اسکے کہ یہ طریقے کہاں تک قابل عمل اور نتیجہ خیز ہیں۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس جنگ کے اسباب کیا ہیں۔ اگر بنظر غائر حالات کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ مادی اسباب کے علاوہ اس جنگ کے نہایت اہم مگر مخفی وجوہ ہیں۔ اور وہ یہ کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکی ہے اور اپنی بنائی ہوئی چیزوں پر بھروسہ کرنے لگی ہے۔ ہر طرف دہریت اور لامذہبیت پھیلی ہوئی ہے۔ یہی تو اسباب ہیں اس جنگ کے جن کی طرف لوگوں کی نگاہ نہیں اٹھتی۔ حالانکہ قیام امن کے لئے ضروری ہے۔ کہ لامذہبیت اور دہریت کو دور کرکے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور تمام امور میں اس پر کامل اعتماد اور بھروسہ ہو۔ خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح کے ذریعے آج سے کئی سال پیشتر مختلف رنگوں میں اس امر کی اطلاع دی۔ کہ دنیا میں مختلف رنگوں کے عذاب آنے والے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو تم بھی امن میں نہیں ہو" پھر فرمایا "ھل اتٰک حدیث زلزلۃ الساعۃ اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا" تذکرہ صفحہ ۵۹۱ (ترجمہ) کیا تجھے آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی۔ یاد کر جب کہ سخت طور پر زمین ہلائی جائے گی۔ اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے باہر پھینک دے گی۔ اور انسان کہے گا۔ زمین کو کیا ہو گیا۔ کہ یہ غیر معمولی بلا اس میں پیدا ہو گئی ہے۔ واخرجت الارض اثقالھا سے مراد یہ ہے۔ زمینی ذخائر کثیر تعداد میں ظاہر ہوں گے۔ یعنی زمین سے سونا۔ چاندی کوئلہ۔ لوہا اور پیٹرول وغیرہ نکالا جائیگا۔

پھر فرمایا "اریک زلزلۃ الساعۃ یریکم اللہ زلزلۃ الساعۃ لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار" تذکرہ ص ۵۹۳ (ترجمہ) میں تجھ کو قیامت والا زلزلہ دکھاؤں گا۔ خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائیگا اس دن کہا جائے گا۔ آج کس کا ملک ہے۔ کیا اسی خدا کا ملک نہیں جو سب پر غالب ہے۔

پھر فرمایا "بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی" یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض خامدۃ مصفرۃ۔ تذکرہ ص ۵۹۵ (ترجمہ) ایک زلزلہ آئے گا۔ اور بڑی سختی سے آئیگا۔ جو زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اس دن آسمان سے کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا۔ (یعنی بمبار ہوائی جہاز دھواں دار یا دھواں پیدا کرنے والے بم برسائیں گے) اور زمین زور پکڑ جائے گی (یعنی) قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔

پھر فرمایا۔ "زلزلہ آیا۔ اٹھو نماز پڑھیں۔ اور قیامت کا نمونہ دیکھیں" (تذکرہ صفحہ ۵۹۸)

آج کل زمین کا زیر و زبر ہونا یعنی بموں کے ذریعہ زمین کے پرخچے اڑنا ایک عام بات ہے۔ پس سوچو اور غور کرو کہ قبل از وقت بتائی ہوئی باتیں کس صفائی سے پوری ہو رہی ہیں۔ کیا یہ انسان کا کلام ہے۔ ہرگز یہ انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ یہ تو خدا کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اے انگریز قوم تجھے خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرتا ہوں۔ کیونکہ ہمارے امام نے اس جنگ میں تمہیں فتح کا راستہ بتلا دیا اور وہ یہ ہے کہ:۔

"مجھے تو یقین کامل ہے۔ کہ اگر یہ (انگریز) سچے طور پر توحید کا اقرار کرکے مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو خدا تعالےٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے۔ اور ان کے لئے یہ ماننا سخت مشکل ہے۔ کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں۔"

پس جنگ کو دور کرنے کا سوائے اس کے کوئی طریقہ نہیں۔ کہ دنیا توحید کی طرف رجوع کرے اور پھر دل کے ساتھ اپنے خالق و مالک سے دعا مانگے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو ہمارے گناہ بخش۔ اور ہم سے بلا ٹال کہ تیرے سوا کوئی ٹالنے والا نہیں۔ خاکسار۔ مرزا خلیل احمد

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی قادیان میں ریاست اور اسکے ۸۴ گاؤں

پروفیسر گنگا سنگھ صاحب [illegible] سکھوں کے اس جلسہ میں جو ماہ نومبر کی ۱۷، ۱۸ تاریخ کو قادیان میں منعقد ہوا تھا۔ بیان کیا تھا۔ کہ قادیان میں مغلوں کی کبھی کوئی ریاست نہیں ہوئی۔ اور یہ کہ یہ بات غلط ہے کہ کسی زمانہ میں ۸۴ گاؤں قادیان کے مغلوں کے ماتحت تھے۔ بلکہ ان لوگوں کو کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہ تھی وغیرہ وغیرہ۔

یہ پروفیسر صاحب کی تقریر کا ماحصل ہے جو میں نے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ اگر پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کی بجائے کوئی اور سکھ صاحب یہی بات بیان کرتے تو ہمیں چنداں افسوس نہ ہوتا۔ کیونکہ کم علم آدمی عموماً زیادہ متعصب ہوتے ہیں۔ اور غیر ذمہ واری کی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ لیکن ایک پروفیسر کہلانے والے شخص سے عام حالات میں یہ امید نہیں کی جاتی۔ کہ وہ تعصب کا اسقدر شکار ہو کہ تاریخی واقعات اور شواہد کا کھلم کھلا انکار کرے اور اسے اپنے گھر کی بھی خبر نہ ہو کہ انکی اپنی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ یہ امر کہ گذشتہ زمانہ میں قادیان کا مغلیہ خاندان کسی ریاست کا مالک تھا یا نہیں اور سکھ مسلوں کے زمانے میں انکو کیا سیاسی اہمیت حاصل تھی یہ ایک الگ مضمون ہے جس پر تفصیلی روشنی کسی آئندہ موقعہ پر ڈالی جائیگی۔ فی الحال مختصر دو حوالے دو ایسی کتابوں سے درج کئے جاتے ہیں جن کے مصنف سکھ اور ہندو ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو کتاب شمشیر خالصہ یا تواریخ گورو خالصہ جلد سوئم ص ۲۸۴ مطبوعہ ۱۸۹۳ء بمطابق ۱۶۲۳ بکرمی میں لکھا ہے۔ "سردار جودہ سنگھ کا چچا تارا سنگھ مر گیا تو اسکے بیٹے دیوان سنگھ نے جودہ سنگھ سے لڑ کر اپنی جائیداد علیحدہ کر لی اور تعلقہ قادیان کے ۸۴ دیہات پر جنکی آمدنی آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ تھی قابض ہو گیا۔"

حوالہ نمبر ۲۔ از عمدۃ التواریخ تتمہ دفتر اول و دوم ص ۔۔۔ حسب ذیل ہے۔ "ایں دیوا سنگھ پسر تارا سنگھ تاخت و تاراج ملک نے نمود تا آنکہ تعلقہ قادیان از مغولان گرفتہ پسر مرزا گل محمد ۔۔۔۔۔۔ بو زند بزور بگرفت وایشاں را از خانماں بدر کرد"

یعنی "یہ دیوا سنگھ پسر تارا سنگھ ملک کو تاخت و تاراج کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے تعلقہ قادیان مغلوں کو جہاں (مرزا عطا محمد) پسر مرزا گل محمد المنعم تخت نشین تھے زبردستی لے لیا۔ اور مغلوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دیا۔"

اوپر کی کتابوں میں سے تواریخ گورو خالصہ سکھوں کی اپنی مستند کتاب ہے اور اسکا مصنف خود سکھ ہے اور دوسری کتاب یعنی عمدۃ التواریخ کا مصنف ایک ہندو ہے۔ جو احمد شاہ ابدالی کے زمانے کا شاہد ہے یہ دو حوالے اختصار کے طور پر صرف اس لئے دیئے گئے ہیں۔ تا پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کو معلوم ہو۔ کہ ان کے اپنے اہل کیش نے قادیان کے مغلیہ خاندان کے متعلق کیا لکھا ہے۔ احقر ۔۔۔

317

موجودہ جنگ سے قبل خدائی انذار

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جن کی عمر اس وقت ۱۶ سال کے قریب ہے۔ یہ ان کا پہلا مضمون ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف سیدہ امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہیں۔ اور ان کی ولادت کے وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ان کے متعلق خدا تعالےٰ نے خاص بشارت دی تھی جس کا ذکر حضور نے اسی زمانہ میں فرمایا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ "شاہکار" لاہور ماہ نومبر نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے۔ کہ دنیا سے جنگ و جدل اور کشت و خون کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں بعض فلاسفروں کے اقوال پیش کئے گئے ہیں۔ کسی کی رائے ہے کہ ایک عالمگیر حکومت ہونی چاہیئے۔ اس کے سوا کسی حکومت کو جدید اسلحہ رکھنے کی اجازت نہ ہونی چاہیئے۔ بعض نے اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا ہے۔ کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ صحیح طبیعت پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر ماں باپ اس کو ضدی سرکش اور جنگجو بنا دیتے ہیں۔ اس لئے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے۔

قطع نظر اسکے کہ یہ طریقے کہاں تک قابل عمل اور نتیجہ خیز ہیں۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس جنگ کے اسباب کیا ہیں۔ اگر بنظر غائر حالات کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ مادی اسباب کے علاوہ اس جنگ کے نہایت اہم مگر مخفی وجوہ ہیں۔ اور وہ یہ کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکی ہے اور اپنی بنائی ہوئی چیزوں پر بھروسہ کرنے لگی ہے۔ ہر طرف دہریت اور لامذہبیت پھیلی ہوئی ہے۔ یہی تو اسباب ہیں اس جنگ کے جن کی طرف لوگوں کی نگاہ نہیں اٹھتی۔ حالانکہ قیام امن کے لئے ضروری ہے۔ کہ لامذہبیت اور دہریت کو دور کرکے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور تمام امور میں اس پر کامل اعتماد اور بھروسہ ہو۔ خدا تعالےٰ نے اپنے مسیحؑ کے ذریعے آج سے کئی سال پیشتر مختلف رنگوں میں اس امر کی اطلاع دی۔ کہ دنیا میں مختلف رنگوں کے عذاب آنے والے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو تم بھی امن میں نہیں ہو۔" پھر فرمایا "ھل اتاک حدیث الزلزلۃ الساعۃ اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا" تذکرہ صفحہ ۵۹۱

(ترجمہ) کیا تجھے آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی۔ یاد کر جب کہ سخت طور پر زمین ہلائی جائے گی۔ اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے باہر پھینک دے گی۔ اور انسان کہے گا۔ زمین کو کیا ہو گیا۔ کہ یہ غیر معمولی بلا اس میں پیدا ہو گئی ہے۔ واخرجت الارض اثقالھا سے مراد یہ ہے۔ زمینی ذخائر کثیر تعداد میں ظاہر ہوں گے۔ یعنی زمین سے سونا۔ چاندی کوئلہ۔ لوہا اور پیٹرول وغیرہ نکالا جائیگا۔

پھر فرمایا "اریک زلزلۃ الساعۃ یریکم اللہ زلزلۃ الساعۃ لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار" تذکرہ صفحہ ۵۹۳

(ترجمہ) میں تجھ کو قیامت والا زلزلہ دکھاؤں گا۔ خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائیگا اس دن کہا جائے گا۔ آج کس کا ملک ہے۔ کیا اسی خدا کا ملک نہیں جو سب پر غالب ہے۔

پھر فرمایا "بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی" "یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض خامدۃ مصفرۃ"۔ تذکرہ صفحہ ۵۹۵ (ترجمہ) ایک زلزلہ آئے گا۔ اور بڑی سختی سے آئیگا۔ جو زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اس دن آسمان سے کھلا کھلا دھواں نازل ہو گا۔ (یعنی بمبار ہوائی جہاز دھواں والے یا دھواں پیدا کرنے والے بم برسائیں گے) اور زمین زور پکڑ جائے گی (یعنی) قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔

پھر فرمایا۔ "زلزلہ آیا۔ اٹھو نمازیں پڑھیں۔ اور قیامت کا نمونہ دیکھیں" (تذکرہ صفحہ ۵۵۹)

آج کل زمین کا زیر و زبر ہونا یعنی بموں کے ذریعہ زمین کے پرخچے اڑنا ایک عام بات ہے۔ پس سوچو اور غور کرو کہ قبل از وقت بتائی ہوئی باتیں کس صفائی سے پوری ہو رہی ہیں۔ کیا یہ انسان کا کلام ہے۔ ہرگز یہ انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ یہ تو خدا کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اے انگریز قوم تجھے خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرتا ہوں۔ کیونکہ ہمارے امام نے اس جنگ میں تمہیں فتح کا راستہ بتلا دیا اور وہ یہ ہے کہ:۔

"مجھے تو یقین کامل ہے۔ کہ اگر یہ (انگریز) سچے طور پر توحید کا اقرار کرکے مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو خدا تعالےٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے۔ اور ان کے لئے یہ ماننا سخت مشکل ہے۔ کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں۔"

پس جنگ کو دور کرنے کا سوائے اس کے کوئی طریقہ نہیں۔ کہ دنیا توحید کی طرف رجوع کرے اور سچے دل کے ساتھ اپنے خالق و مالک سے دعا مانگے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو ہمارے گناہ بخش۔ اور ہم سے یہ بلا ٹال کہ تیرے سوا کوئی ٹالنے والا نہیں۔ خاکسار۔ مرزا خلیل احمد

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی قادیان میں ریاست اور اسکے ۸۴ گاؤں

پروفیسر گنگا سنگھ صاحب نے اکالیوں کے اس جلسہ میں جو ماہ نومبر کی ۱۷، ۱۸ تاریخ کو قادیان میں منعقد ہوا تھا۔ بیان کیا تھا۔ کہ قادیان میں مغلوں کی کبھی کوئی ریاست نہیں ہوئی۔ اور یہ کہ یہ بات غلط ہے۔ کہ کسی زمانہ میں ۸۴ گاؤں قادیان کے مغلوں کے ماتحت تھے۔ بلکہ ان لوگوں کو کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہ تھی وغیرہ وغیرہ۔

یہ پروفیسر صاحب کی تقریر کا ماحصل ہے جو میں نے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ اگر پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کی بجائے کوئی اور سکھ صاحب یہی بات بیان کرتے تو ہمیں چنداں افسوس نہ ہوتا۔ کیونکہ کم علم آدمی عموماً زیادہ متعصب ہوتے ہیں۔ اور غیر ذمہ واری کی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ لیکن ایک پروفیسر کہلانیوالے شخص سے تمام حالات میں یہ امید نہیں کی جاتی۔ کہ وہ تعصب کا اسقدر شکار ہو کہ "تاریخی واقعات اور شواہد کا کھلم کھلا انکار کرے اور اسے اپنے گھر کی بھی خبر نہ ہو کہ انکی اپنی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ یہ امر کہ گذشتہ زمانہ میں قادیان کا مغلیہ خاندان کسی ریاست کا مالک تھا یا نہیں اور سکھ مسلوں کے زمانہ میں انکو کیا سیاسی اہمیت حاصل تھی یہ ایک الگ مضمون ہے جس پر تفصیلی روشنی کسی آئندہ موقعہ پر ڈالی جائیگی۔ فی الحال مختصر دو حوالے دو ایسی کتابوں سے درج کئے جاتے ہیں جنکے مصنف سکھ اور ہندو ہیں۔

چنانچہ ملاحظہ ہو کتاب شمشیر خالصہ یا تواریخ گورو خالصہ جلد سوئم صفحہ ۲۴ مطبوعہ ۱۸۹۳ء بمطابق ۱۹۶۲ بکرمی میں لکھا ہے "سردار جودھ سنگھ کا چچا تارا سنگھ مر گیا تو اسکے بیٹے دیوان سنگھ نے جودھ سنگھ سے لڑکر اپنی جائیداد علیحدہ کر لی اور تعلقہ قادیان کے ۸۴ دیہات پر جنکی آمدنی آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ تھی قابض ہو گیا"۔

حوالہ نمبر ۲۔ از عمدۃ التواریخ تتمہ دفتر اول و دوم صفحہ ... حسب ذیل ہے۔ "ایں زود سنگھ پسر تارا سنگھ تاخت و تاراج ملک ... نمود تا آنکہ تعلقہ کادیان از مغولاں یعنی عطا محمد پسر مرزا گل محمد ... بو زند بزور بگرفت وایشاں را از خانماں بدر کرد"

یعنی "یہ دیوا سنگھ پسر تارا سنگھ ملک کو تاخت و تاراج کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے تعلقہ قادیان مغلوں کو جہاں (مرزا) عطا محمد پسر مرزا گل محمد مقیم تھے۔ زبردستی لے لیا۔ اور مغلوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دیا۔"

اوپر کی کتابوں میں سے تواریخ گورو خالصہ سکھوں کی اپنی مستند کتاب ہے اور اسکا مصنف خود سکھ ہے اور دوسری کتاب یعنی عمدۃ التواریخ کا مصنف ایک ہندو ہے۔ جو احمد شاہ ابدالی کے زمانے کا شاہد ہے۔ یہ دو حوالے اختصار کے طور پر صرف اس لئے دیئے گئے ہیں۔ تا پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کو معلوم ہو۔ کہ ان کے اپنے اتہاس میں قادیان کے مغلیہ خاندان کے متعلق کیا لکھا ہے اچھا ہو

کلکتہ میں یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ

یہ جلسہ جس کے لئے ۸ ہزار انگریزی و بنگلہ و اردو اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے گئے تھے۔ یکم دسمبر کو شام کے ½ ۵ بجے البرٹ ہال میں منعقد ہوا۔ اور جناب ڈاکٹر ایچ۔ سی۔ مکرجی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی ایم۔ ایل۔ اے۔ ہیڈ آف دی آل انڈین کرسچن ایسوسی ایشن و پروفیسر انگلش کلکتہ یونیورسٹی نے صدارت فرمائی۔

اول قریشی محمد حنیف صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اردو نظم پڑھی پھر جناب مولوی ابو محمد حسام الدین حیدر صاحب بی۔ اے ریٹائرڈ ڈپٹی مجسٹریٹ و امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ گناہوں کے سخت اندھیرے کے زمانے میں مذہب اور مذہب کے چلانے والوں کے ذکر خیر کی بے حد ضرورت ہے۔ پھر بابو امیش چندر بھٹا چارجی۔ ایم اے پروفیسر فلاسفی پریذیڈنسی کالج کلکتہ نے تقریر کی۔ بعد ازیں بابو درگا داس گھوش بی۔ ایل نے اپنی تصنیف کردہ بنگلہ نظم بعنوان "پریم دھرم سمیلن" یعنی اجتماع مذہب محبت۔ پڑھی۔ پھر مسٹر ارضیا شیر دین شاہ بی۔ اے نے حضرت Zoroaster زرتشت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ان کی تعلیم توحید کی تھی۔ نہ کہ آتش پرستی کی جیسا کہ آج کل کے پارسی خیال کرتے ہیں۔ پھر پروفیسر آر۔ سی۔ آدھیکاری ایم۔ اے نے حضرت کرشن کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ان کی تعلیم بھی توحید اخوت انسانی اور محبت الی خلق اللہ پر مبنی تھی۔ مسٹر جے۔ کے بسواس۔ ایم۔ اے جے۔ پی۔ ریٹائرڈ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ محبت اور آشتی کا پیغام لائے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تقریر کرتے ہوئے جناب مولوی مستفیض الرحمن صاحب جرنلسٹ نے بیان فرمایا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی کثرت سے تواریخی ثبوت موجود ہے اور آپ بنی نوع انسان کے سب طبقوں کے لئے ایک کامل نمونہ ہیں۔ چند نظائر پیش کر کے حضور کے اخلاق بیان کئے۔

جناب مولوی دولت احمد خان صاحب خادم۔ بی۔ ایل سیکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نے خالص توحید دنیا کے سامنے پیش کی۔ اور حضور ہی نے اس راز کا عمدہ طور پر بنی نوع انسان پر انکشاف فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ جیسے پہلے زمانوں میں اپنے پاک بندوں سے کلام کرتا تھا۔ ویسے ہی اب بھی کرتا ہے اور آئندہ بھی ہمیشہ کرتا رہے گا۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فیض اور برکت کا ثبوت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وجود باجود حضرت احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اندر موجود ہے جنہوں نے اللہ تعالےٰ سے وحی پا کر ہزاروں پیشگوئیاں کیں۔ جن کو پورے ہوتے ہوئے اس زمانہ کے لکھے پڑھے انسانوں نے دیکھا۔ اور خدا کی محبت میں ترقی کی۔ قریشی محمد حنیف صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے متعلق اردو میں تقریر کی۔ جس میں حضور کی کئی ایک پیشگوئیوں کا ذکر کر کے ان کے پورے ہونے کا ثبوت دیا۔

جناب سوامی نرلیپا نند صاحب بیلور مٹ والے نے سوامی کرشنا کی زندگی پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کی تعلیم تھی۔ کہ سب مذہب یکساں ہیں۔ اور سب مذاہب کے ذریعہ انسان خدا کو پا سکتا ہے۔

آخر میں صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ کہ آج تک میرا خیال تھا۔ کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم اتنی فراخ اور وسیع نہیں۔ مگر سکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ کی دی ہوئی کتابوں کے مطالعہ کے بعد میری یہ بدظنی دور ہو گئی۔ اور سامعین سے بھی میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی ایسی بدظنی کو دور کر دیں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق کہا۔ مجھے آپ کی آخری تصنیف جس میں ہندو مسلم اتحاد کی تجویز ہے پڑھ کر اس بات میں بھی کچھ شک نہیں رہا۔ کہ آپ ہندوؤں اور مسلمانوں کے سچے ہمدرد اور غمخوار تھے۔ اور وہ دل سے چاہتے تھے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ مذہب انسان کی زندگی میں سب سے اہم چیز ہے۔ آج اقتصادیات اور سیاسیات باہمی جنگوں کا آماجگاہ اسی لئے بنے ہوئے ہیں۔ کہ انسان مذاہب کو کھو بیٹھا ہے۔ گو دنیا میں مختلف مذاہب ہیں۔ مگر ان کے درمیان باہمی تعلق کی ایک سنہری زنجیر ہے۔ جو کہ ان کو ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کر رہی ہے اور وہ خدا کی ربوبیت اور اخوت انسانی ہے۔ ایسے جلسہ کی سال میں ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار ضرورت ہے۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد چوہدری عبد المتین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے صاحب صدر اور مقررین اور سامعین کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے قیمتی وقت کو قربان کیا۔

اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کے زعیم ہمایوں جاہ صاحب معہ دیگر ارکان خدام الاحمدیہ کے انتظام جلسہ میں اخلاص اور محنت سے کام کرتے رہے۔ (نامہ نگار)

جلسہ سالانہ پر مکانات کے متعلق اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض احباب علیحدہ مکانات کے لئے لکھتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مکانوں کی فراہمی اور تقسیم کے لئے ماسٹر فضل داد صاحب ہیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان کو مقرر کیا گیا ہے اور ان کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۰ء سے قبل ہر ایسے دوست کو مفصل اطلاع دے دیں۔ آئندہ احباب مکانات کے لئے ان سے خط و کتابت کریں۔

۲۔ اگر کسی دوست کو اطلاع نہ ملے تو قادیان سٹیشن پر پہنچتے ہی افسر صیغہ استقبال سٹیشن سے مل کر مکمل فہرست مکانات ملاحظہ فرمالیں۔ جس میں ہر ایسے دوست کے نام کے آگے ان کا مکان معہ مفصل پتہ کے درج ہوگا۔

(ناظر ضیافت)

الفضل کے چندہ کی ادائیگی کے متعلق گزارش

بہت سے دوستوں نے چندہ کی ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی فرما دیا ہے۔ اس سے دفتر کی مشکلات میں گو اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن ہم ان تمام اصحاب سے جنہوں نے جلسہ پر ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے درخواست کرتے ہیں۔ کہ براہ کرم اس موقعہ پر ضرور ادائیگی فرما دیں۔ ایسا نہ ہو کہ جلسہ پر بھی ادائیگی سے چوک جائیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ براہ کرم ضرور وی پی وصول فرمالیں۔ (مینیجر)

طبیہ عجائب گھر کیا ہے؟ نوادرات کا مجموعہ۔ کیا آپ نوادرات کو دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ گذشتہ سال جن دوستوں نے طبیہ عجائب گھر کا ملاحظہ فرمایا تھا۔ وہ اسے اس دفعہ پہلے سے بھی زیادہ شاندار اور مفید پائیں گے۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

318

وصیت نمبر ۳۷۳۵

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب قوم قریشی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۰ء ساکن گجرات حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اکتوبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور ۳ تولہ وسی ماشے ہے۔ حق مہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ جو ابھی بذمہ خاوند ہے۔ ایک مشین سنگر قیمتی ۰/-۵ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ مجھے اپنے خاوند کیطرف سے ۵/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے سوا میری اور کوئی ذاتی آمدنی نہیں ہے میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میں اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ تا زیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی ہوں گی۔ اور اگر میری جائداد میں کوئی اضافہ ہوگا تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اسی طرح اگر میری ماہوار آمد میں کوئی ہو اضافہ ہوگا۔ تو میں اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ اللہ بیگم بقلم خود گواہ شد عبد المجید ریلوے آڈیٹر گواہ شد محمد احسن خان بیت الرحیم دار الرحمت قادیان

معززین جماعت احمدیہ لاہور کا احباب کو مشورہ

شیخ عزیز الدین احمد احمدی اینڈ سنز صرافان زرگر اندرون موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور سونا چاندی کے قیمتی زیورات تیار کرنے والے اور بیچنے والوں سے ہمارے اور اکثر متعلقین کے سالہا سال سے کاروباری معاملات ہیں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانتدار وعدہ کے پابند پایا اور امین پایا ہمارے خیال میں فنی اعتبار اور اصولی لحاظ سے ان کی فرم پنجاب میں واحد فرم ہے کارکن محنت اور شوق سے کام کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضرورت ان دنوں تو دیانتداری کی ہے۔ ان کا فن ایسا ہے۔ کہ عام طور پر لوگ ان پیشہ وروں سے نالاں نظر آتے ہیں اسلئے ہماری خواہش ہے کہ احباب بوقت ضرورت ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں اور شیخ صاحب موصوف کے نمونہ سے اور لوگ بھی دیانتدارانہ طریقہ سے ترقی کریں۔ شیخ جلال الدین سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور۔ غلام محمد سٹاف وارڈن ریلوے لاہور۔ ڈاکٹر نور محمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لاہور۔ سید شاہ زمان علی ملٹری اکونٹس لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سال نو اور کرسمس کی تعطیلات کیلئے رعایت

آنے والی کرسمس اور سال نو کی تعطیلات کے لئے واپسی ٹکٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۱۳ دسمبر سے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک بشرح ذیل جاری کئے جائیں گے۔ یہ واپسی ٹکٹ ۱۴ جنوری ۱۹۴۱ء تک کار آمد ہو سکیں گے بشرطیکہ یکطرفہ مسافت ۱۰۰ میل سے زیادہ ہو۔ یا ایکسو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔ کرایہ کی شرح حسب ذیل ہے۔

اول اور دوم درجہ	۱ ۱/۳ کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	۱ ۱/۲ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سستی و دور رہ سٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں سر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعضاء یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضاء رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے۔

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ تلوں میں درد۔ کولہوں کا درد کمی۔ چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے ۲/-

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت۔ زہر مہرہ خطائی۔ عنبر اشہب کستوری نیپالی کشتہ مرجان۔ کشتہ قلعی۔ زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکر دل کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ ان کے لئے مسیحائی کا اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان۔ مرد عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ ۲/-

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کا فور ہو جاتی ہے۔ درد شکم اپھارہ۔ بد ہضمی۔ گڑ گڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا اور سفید کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ نیز ہر شخص میں اس کی ضرورت رہتی ہے مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱/۲ محصولڈاک علاوہ

المشتہر۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضو اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نیویارک ۷ دسمبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے آج یہ اہم اعلان کیا۔ کہ امریکہ یونان کی امداد کرے گا۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ رائٹر کا چیف ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اطالوی جنرل سٹاف سے مارشل بڈوگلیو کے استعفے کے بعد جزائر ڈوڈکنیز کے اطالوی گورنر اور ایجیئین کی اطالوی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل ڈی ویچی کا رضاکارانہ استعفیٰ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ فیسسٹ پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ "یارک شائر پوسٹ" کا بیان ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے سیاسی حلقے جرمنی کے رویہ کے متعلق اضطراب اور تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور یہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ اب ہٹلر سوئٹزرلینڈ کو ہڑپ کرے گا۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ وشی حکومت نے مزید دو گورنروں کو معطل کر دیا ہے۔ یہ مڈغاسکر کے گورنر جنرل اور کیمرون کے ہائی کمشنر ہیں۔ کیمرون کے متعلق تو یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ جنرل ڈیگال سے مل گیا ہے۔

زیورچ ۷ دسمبر۔ جرمنی کی وزارت پروپیگنڈا کی طرف سے نشر کیا جا رہا ہے کہ جرمنی عنقریب جنگ یونان میں مداخلت کرنے والا ہے اور وہ ہر ممکن کوشش کرے گا کہ اٹلی اور یونان میں سمجھوتہ ہو جائے

صوفیہ ۷ دسمبر۔ جرمنی نے بلغاری اخبارات میں یہ اعلان شائع کرایا ہے کہ اگر برطانیہ جرمنی کی ناکہ بندی ترک کر دے تو جرمن برطانوی شہروں پر بمباری کرنا چھوڑ دیں گے۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ وہ اس اعلان کو کوئی وقعت نہیں دے رہے۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ میلان کے ایک اور بہت بڑے فوجی افسر ایڈمرل ڈیونی سکاک نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ آج روم کے ریڈیو نے ان کے ریٹائر ہونے کی خبر اس طرح سنائی۔ کہ ان کی درخواست پر ان کو اس عہدہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے پچھلے چار ہفتوں میں یہ پانچواں استعفیٰ ہے۔ جو اٹلی کے بہت بڑے جنگی افسروں نے دیا۔

ایتھنز ۸ دسمبر۔ اطالویوں کے تمام مورچوں پر یونانی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور ہمارہ کی طرف اطالویوں کو دھکیل رہی ہیں۔ اگر اطالوی یونانی فوجوں کو نہ روک سکے۔ تو ولونا کی بندرگاہ کے ذریعہ بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ جب سے اٹلی نے یونان پر حملہ کیا ہے۔ برطانوی بمبار جہاز ۱۳ حملے اس بندرگاہ پر کر چکے ہیں

ایتھنز ۸ دسمبر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شمالی مورچوں پر اطالوی فوجیں جم کر لڑ رہی ہیں۔ پھر بھی یونانیوں نے ایک شہر چھین لیا۔ کچھ یونانی فوجیں شمالی البانیہ کی طرف بڑھ رہی ہیں اور اسی طرح البانیہ کے تین علاقے خطرے میں پڑ چکے ہیں۔ اٹلی اپنی فوجوں کو کمک پہنچانے کی کسر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ لیکن اس میں کامیابی حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ کیونکہ یونانی فوجیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں برطانیہ پر کوئی جرمن ہوائی جہاز نہیں اڑا۔ اس کی وجہ خواہ موسم کی خرابی ہو۔ یا کوئی اور۔ لیکن برطانیہ کے بمبار جہاز ایک گھڑی بھی دشمن کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ ان جہازوں نے موسم کی خرابی کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے جرمنی بلجیم۔ اور فرانس کے کئی مقامات پر حملے کئے اور بہت نقصان پہنچایا۔ جگہ جگہ آگ لگا دی۔ صرف چار جہاز واپس نہیں پہنچے

دہلی ۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حاجیوں کے پہلے جہاز سلامتی کے ساتھ حجاز پہنچ گئے ہیں۔ حکومت نے حاجیوں کے جہازوں کے ساتھ ہتھیار بند جہاز بھی بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس فیصلہ کی وجہ سے مسلمان سلامتی سے حج پر جا سکے۔ پھر حکومت نے صرف ہتھیار بند جہاز بھیجنے کا ہی فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ کرایہ کا بھی کچھ حصہ ادا کیا۔ تاکہ حاجیوں کو گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ کرایہ نہ ادا کرنا پڑے۔

دہلی ۸ دسمبر۔ مسٹر رائے نے تقریر کرتے ہوئے اس پر زور دیا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کا راستہ یہی ہے۔ کہ فیشن ازم کو تباہ کر دیا جائے۔ ہندوستانی نوجوانوں کو اس کے لئے سب سے آگے بڑھنا چاہئے فیشن ازم نے یورپ کے بہت سے ملکوں کی آزادی کو روند ڈالا ہے۔ ہندوستان کو اگر دوسرے ممالک کی بھلائی کا خیال نہیں۔ تو اپنی بھلائی کا ہی خیال کرے۔

لاہور ۸ دسمبر۔ آج تیسرے پہر لاہور والوں کو ہوائی جہازوں کے کرتب دیکھنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر ہز ایکسیلینسی گورنر صاحب۔ وزیر صاحب تعلیم اور دوسرے بڑے بڑے افسر موجود تھے۔ اس موقع پر پہلی بار شہری گارڈ کو ڈیوٹی پر دیکھا گیا تین بمبار جہازوں نے بہت نیچے اڑ کر بم گرائے۔ ہوا میں مار کرنے والی توپوں نے گولے پھینکے۔ پبلک کو یہ بتایا۔ کہ کس طرح بموں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ پبلک کو لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ حالات سنائے گئے۔

دہلی ۸ دسمبر۔ جنگی قرضہ میں انبالہ ڈویژن کے ضلع شملہ نے سب سے زیادہ حصہ لیا۔ یعنی ۱۰ لاکھ اوپر کے بانڈ خریدے جالندھر ڈویژن میں ضلع فیروزپور سب سے آگے

بمبئی ۶ دسمبر۔ صوبہ بمبئی کی تعلیمی رپورٹ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ کی اشاعت سے معلوم ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۳۹ میں صوبہ بھر میں ۳۵۹۳ درسگاہیں تھیں۔ اور سنہ ۱۹۴۰ میں ان کی تعداد ۲۲۳۲۲ ہو گئی۔ اور ۱۹۳۹ میں ان درسگاہوں کے طلباء کی تعداد ۱۳۱۵۶۳ تھی اور سنہ ۱۹۴۰ میں ۲۰۷۲۸۷۱ تھی۔

لنڈن ۶ دسمبر۔ ملک معظم جب پورٹ سمتھ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ تو آپ کی موجودگی میں جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا اور بم برسائے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ ایڈنبرا کے قریب سکاٹ لینڈ کے پرانے شاہی محلات کے کھنڈروں اور کئی بادشاہوں کے مدفنوں پر جرمنوں نے بم گرائے۔

حیدرآباد دکن ۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ سکندرآباد اور چھاؤنی کے رقبہ کی نظام گورنمنٹ کو واپسی کا سوال دوسری دفعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور امپیریل گورنمنٹ نظام گورنمنٹ ان شرائط پر غور کر رہی ہے جن کے ماتحت انہیں واپس کیا جا سکتا ہے

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ حکومت نے فوج کی توسیع کے سلسلہ میں جو سکیم بنائی تھی۔ اس پر ایک لاکھ جوان پانچ ماہ کے اندر اندر بھرتی ہو گئے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس سے ۵ گنا تعداد اگلے سال کے خاتمہ تک بھرتی ہو جائیگی ابھی صرف سامان کی قلت ہے۔ اور اس ضمن میں بھی جو نئی سکیمیں تیار کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق کافی سامان جن میں جنگی موٹریں بھی شامل ہیں ہندوستان میں تیار ہونا شروع ہو گیا ہے

لنڈن ۶ دسمبر۔ خشکی۔ سمندر اور ہوا میں اٹلی کی ناکامیاں محوری طاقتوں کی پالیسی پر بہت اثر انداز ہو رہی ہیں بلغاریہ روس کے مشورہ پر جرمن فوجوں کو گذرنے کی اجازت دینے سے انکار کر رہا ہے۔ ترکی نے اپنا محاذ جنگ درہ دانیال کو بنایا ہے۔ سپین بھی ساتھ چھوڑ رہا ہے اور مصر میں پیش قدمی رک گئی ہے۔

واشنگٹن ۸ دسمبر۔ امریکہ کے امیر البحر نے مسلح بحری بیڑے کو مضبوط بنانے کے لئے امریکن کانگریس کے سامنے ساڑھے سات کروڑ ڈالر کا مطالبہ پیش کیا ہے۔

روم ۶ دسمبر۔ آج اطالوی ہائی کمانڈ کے اعلان میں یونانیوں کے مسلسل دباؤ کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اعلان میں یہ بھی اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ البانیہ میں دشمن دوسرے محاذوں کی فوجیں جمع کر کے ہمارے بائیں بازو پر دباؤ ڈال رہا ہے

پٹیالہ ۶ دسمبر۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے موضع گڈیا یا علاقہ دھوری کا لگان چھ ماہی معاف کر دیا۔ کیونکہ اس گاؤں کے لوگوں نے ڈاکوؤں کو بھگا دیا اور ان میں سے ایک کو گرفتار کرنے میں قابل قدر بہادری کا کام کیا تھا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah